جلد ۳۵ | ۵ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ہش | ۱۹ ماہ شوال ۱۳۶۶ھ | ۵ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۰۵

مدینۃ المسیح

۴ ماہ تبوک ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

افسوس جناب مولوی محمد رحیم الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے آج ۸۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون جناب منشی محمد الدین صاحب آف کھاریاں نے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں دفن کئے گئے۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خشیتِ الٰہی

ابتلاء و امتحان میں حصولِ کامیابی کا ذریعہ

خشیت الٰہی تمام نیکیوں کی جڑ ہے ذکر الٰہی۔ توکل علی اللہ اور صبر و شکر جیسی اعلےٰ صفات انسان میں اسی نیکی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اپنے ماحول سے اکتساب خیر کرنے اور تمام اعمال صالحہ بجالانے کا مدار خشیت الٰہی پر ہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ حالات و واقعات سے عبرت حاصل کرنا اور اس کے نتیجے میں اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کرنا خاص خشیت پر ہی موقوف ہے جیسا کہ اس نے سورۃ النازعات میں موسےٰ علیہ السلام کی کامیابی اور فرعون کی تباہی و بربادی کے ذکر کے بعد فرمایا ہے۔

ان فی ذالک لعبرۃ لمن یخشیٰ

یقیناً اس واقعہ میں اس کے لئے جو خدا سے ڈرتا ہے عبرت کا سامان ہے لغت کی رو سے عبرت کے معنی محض نصیحت پکڑنا ہی نہیں ہیں جیسا کہ اردو محاورے میں سمجھے جاتے ہیں بلکہ اس کے معنے حالات میں غور و فکر کر کے ان کی حقیقت کو پانا اور نصیحت پکڑنا ہیں۔ یعنی کلام مجید میں انبیاء کی کامیابی کے بالمقابل تقدیر الٰہی سے ٹکر لینے والوں کی تباہی کا ذکر اس لئے بار بار کیا گیا ہے۔ تا لوگ اس امر پر غور کریں کہ حقیقی فلاح کیا ہے اور اس کے حصول کی کونسی راہ ہے اور یہ کہ وہ صرف عذاب سے ڈر کر ہی خدا پر ایمان نہ لائیں بلکہ نبی کی اتباع کی بدولت ملنے والی دینی اور دنیوی کامیابیوں کو بھی پیش نظر رکھیں۔ اور پھر اس راستے پر چلیں جس پر چلنے کی نبی تلقین کرتا ہے۔ لیکن اس نشیب و فراز پر غور کے لئے رغبت اور اس کے نتیجے میں قبول حق کی سعادت اس کو ہی نصیب ہو گی۔ جس کے دل میں خشیت الٰہی پہلے ہی گھر کر چکی ہو۔ گویا تمام اعمال صالحہ سے مقدم خشیت الٰہی ہے کہ جس کے نتیجہ میں قبولِ حق کی توفیق اور مداومت عمل خود بخود میسر آ جاتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس عمل کی توفیق ملتی ہے جو عین مناسب حال ہوتا ہے اس لئے کہ طریقِ کار کی تعیین غور و فکر کرنے اور حقیقت کو پا لینے کے نتیجے میں کی جاتی ہے۔ ایک وہ شخص جس کا دل خشیت الٰہی سے پر ہے نئے پیدا ہونے والے حالات میں اپنے لئے طریق عمل خدا اور رسول کے بتائے ہوئے احکامات کی روشنی میں ہی تجویز کرے گا۔ اور موقعہ اور محل کے مطابق قدم اٹھانا ہی کامیابی کی نشانی ہے۔ پس وہ انسان جو اس زندگی مستعار میں خشیت الٰہی کو شعار بناتا ہے۔ ہر لمحہ اور ہر لحظہ واقعات ماسبق اور حالات امروز سے صحیح معنوں میں عبرت حاصل کر کے فوز و فلاح کی راہ نکالتا رہتا ہے۔ اسی لئے جگہ جگہ پر کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ اور ہر میدان میں وہ کامیاب و کامران نظر آتا ہے بالخصوص ابتلاء و امتحان کے وقت مومن خشیت اللہ کے ذریعہ ہی صحیح راہ تماں حاصل کرتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ کا خوف اس کو ماسوا کے خوف سے بے نیاز کر دیتا ہے اور اس کی ہستی فکر غم ایام سے بالا ہو جاتی ہے۔ مصائب و مشکلات کے اگر پہاڑ بھی ہوں۔ تو اس پر خوف و ہراس طاری کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ وہ مصائب کی ظاہری شدت سے نہیں گھبراتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ واقعات سے کیونکر عبرت حاصل کی جاتی ہے۔ وہ حالات پر غور و خوض کر کے حقیقت تک پہونچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی نصرت کے ماتحت فوراً حقیقت کو پا لیتا ہے۔ کیونکہ اگر خدا تعالےٰ کی طرف کوئی ایک قدم چل کر جاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اپنے بندے کی طرف دس قدم چل کر آتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے نصرت کے وعدے اور ان مع العسر یسرا کا ہمہ گیر قانون اس کی ہمت کو بلند کر دیتا ہے۔ اور ہنستے ہوئے چہرے اور مسرور دل کے ساتھ مصائب کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک نیا جوش اور ولولہ اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ مایوسی و ضلالت کا بھی مقابلہ کرتا ہے۔ اور نا مساعد حالات کا بھی بالآخر امتحان میں کامیاب و کامران ثابت ہو کر خدا تعالےٰ کی طرف سے مزید انعامات سے نوازا جاتا ہے اور بے پناہ ترقیات کا وارث قرار پاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مصائب و آلام کا نزول ہمت سوز اور یاس انگیز بھی ہوتا ہے۔ مگر ان کے لئے جن کے دل دنیا و ما فیہا کے غموں کی آماجگاہ ہوں۔ لیکن وہ جو خشیت اللہ کو شعار بنائیں۔ ہر قسم کے غموں سے نجات پا جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

سورہ یونس میں ایسے بندوں کا جو اس سے ڈرنے والے ہیں ذکر کرتے ہوئے خود فرماتا ہے۔ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ۔ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (۶۲-۶۴) یعنی یاد رکھو اولیاء پر نہ تو کسی قسم کا ڈر اور خوف طاری ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ پر ایمان لائے۔ اور اپنے اعمال میں اس کا خوف پیدا کیا۔ پس ان کے لئے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ یہ اللہ کا قانون ہے۔ اور اللہ کے کلمات میں ذرا بھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ ان کے لئے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

پس آج کل کے پر خطر ایام میں جبکہ ہر آن اور ہر گھڑی ایک نیا تغیر رونما ہو رہا ہے۔ اور آنے والے زمانے کی غیر یقینی نوعیت عقدۂ لاینحل بنی ہوئی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ خشیۃ اللہ کو اختیار کریں اور اسی کے ذریعے سے خدا تعالےٰ کی طرف سے صحیح رہنمائی حاصل کریں۔ ہمارا دل خشیت الٰہی سے اس طرح پر ہو کہ کسی دوسرے خوف کے لئے اس میں گنجائش ہی نہ رہے۔ پھر یقیناً آیت کریمہ کے عین مطابق دنیا اور آخرت میں ہمارے لئے خوشخبری ہی خوشخبری ہے۔ اور قدم قدم پر کامیابی و کامرانی۔ (مسعود احمد واقف زندگی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ ایک دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا۔ وَادْفَعْ بَلَايَانَا وَكُرُوْبَنَا وَنَجِّ مِنْ كُلِّ هَمٍّ قُلُوْبَنَا وَكَفِّلْ خُطُوْبَنَا وَكُنْ مَّعَنَا حَيْثُمَا كُنَّا يَا مَحْبُوْبَنَا وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا اِنَّا تَوَكَّلْنَا عَلَيْكَ وَفَوَّضْنَا الْاَمْرَ اِلَيْكَ اَنْتَ مَوْلٰنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْن۔

ایک جانباز مسلمان عورت کی بہادری

(از جناب مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل قادیان)

قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ کہ صرف مسلمانوں ہی سے نہیں بلکہ مخالفین مذاہب سے بھی نیکی۔ احسان اور حسن سلوک کا برتاؤ کرو۔ اور دشمن سے مقابلہ کی آرزو مت کرو۔ اور اگر مقابلہ آپڑے۔ فاثبتوا تو ثابت قدمی دکھاؤ۔ اس وقت مسلمان قوم اگر قرآن کریم کی اس تعلیم پر عمل کرتی۔ تو جو نقصان اس نے جان و مال کا اٹھایا ہے۔ یہ نوبت نہ آتی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسلمانوں کو جو مخالفین سے مقابلہ کرنا پڑا۔ اس میں نہایت شاندار ثابت قدمی نظر آتی ہے۔ جنگ یرموک میں ۶۰ ہزار غسانی فوج کے مقابلہ میں صرف ۶۰ جانباز اور بہادر مسلمانوں نے مقابلہ کیا۔ شام تک لڑائی ہوتی رہی مسلمان بہادروں نے ہزاروں کو مار دیا۔ اور ۶۰ میں سے صرف ۱۰ شہید ہوئے۔ اس سے ثابت ہے کہ وہ لوگ کتنا بڑا ایمان رکھتے تھے۔ اور ان میں کتنی بڑی ثابت قدمی تھی۔

مرد تو مرد اس زمانہ کی عورتوں کا یہ حال تھا۔ کہ ایک خطرناک معرکہ پر جبکہ لڑائی ہو رہی تھی۔ اور مسلمانوں کا پہلو کمزور نظر آتا تھا۔ مسلمانوں نے دیکھا۔ کہ اسلامی لشکر سے ایک شخص نکلتا ہے۔ اور دشمنوں کی صفوں پر حملہ کرتا ہے۔ کبھی دائیں حملہ کرتا ہے اور کبھی بائیں اور کبھی قلب لشکر پر۔ غرض اس نے بڑی بھاری امداد کی۔ اور مسلمان فوج کی تقویت کا موجب بنا۔ اس کے متعلق کوشش کی گئی۔ کہ معلوم کیا جائے۔ کہ وہ کون ہے۔ مگر اس نے پتہ لگنے نہ دیا۔ آخر کار تحقیقات کی گئی۔ کہ یہ اجنبی اور بہادر کون تھا۔ جس نے ایسی امداد کی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ وہ ایک جانباز عورت خولہ بنت ازور تھی۔ جو ضرار بن ازور ایک زبردست بہادر مسلمان کی بہن تھی۔ جو مردانہ لباس میں دشمن پر حملہ آور ہوئی تھی۔ خیال فرمائیے۔ کہ قرن اول کے زمانہ کی مسلمان عورتوں کے اندر کتنی جرأت اور بہادری تھی۔ مگر موجودہ وقت کی عورتیں مردوں کے لئے بھی بوجھ معلوم ہوتی ہیں۔ اگر سچا ایمان ہو۔ تو یقیناً مسلمان کبھی مغلوب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ کہ اے مسلمانو اگر تم اپنے اندر سچا ایمان پیدا کرو گے۔ تو تم ہی غالب ہو گے۔ اللھم اجعلنا منھم۔ آمین۔

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء۔ لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دوں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۵)

(۲) ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء۔ ویل یومئذ للمکذبین۔ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے۔ وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا۔ وہ قیامت کے دن ہوں گے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ ایک ہولناک نشان۔ میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی۔ اللہ رحم کریگا۔ واللہ خیر حافظاً وھو ارحم الراحمین۔ اعینیاک۔ (تذکرہ صفحہ ۶۶۵)

(۳) ۱۳ مئی ۱۹۰۷ء۔ سننجیک۔ سنعلیک۔ سنکرمک اکراماً عجباً۔ ترجمہ:۔ ہم تجھ کو دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ اور ہم تجھے ان پر غالب کر دیں گے۔ اور ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی دیں گے۔ (تذکرہ صفحہ ۶۶۶)

(۴) مئی ۱۹۰۲ء۔ اللّٰھم ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابداً (ترجمہ) اے خدا اگر تو نے اس احمدی جماعت کو ہلاک کر دیا۔ تو پھر اس کے بعد اس زمین میں تیری پرستش کبھی نہ ہوگی۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۱)

(۵) ۹ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۰)

(۶) ۱۹ جنوری ۱۹۰۸ء۔ انی معک ومع اھلک ھذہ۔ ترجمہ:۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اس اہل وعیال کے ساتھ ہوں (یعنی حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ) (تذکرہ صفحہ ۶۹۱)

مومن کی سب سے پیاری چیز

(از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

"ہمارے لئے ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہی سیدھا راستہ ہے۔ کہ ہم آفات کی پروا نہ کرتے ہوئے سیدھے چلے جائیں۔ اور ہمارے سامنے ہر وقت ہماری منزلِ مقصود ہو۔ اگر ہم منزلِ مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو وہاں ہمارا سب سے بڑا انعام اللہ کھڑا ہوگا۔

.......میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہماری جماعت کے دلوں کو تقویت دے اور اللہ تعالےٰ کے راستے میں موت ان کو سب سے پیاری چیز نظر آنے لگے۔ اور وہ چیزیں جن کے لئے دنیا دوڑتی ہے۔ اور ان کی خواہش رکھتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے لئے وہ انہیں بری نظر آنے لگیں۔ تاکہ ہمارا اصل بدلہ اور ہماری حقیقی جزا ہمیں اس دنیا میں بھی ملے۔ اور اگلے جہان میں بھی مل جائے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جون ۱۹۴۵ء مطبوعہ الفضل ۱۴ جون ۱۹۴۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رویا اور حدیث خیر الانام

از محمد احمد نعیم مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ سنت بیان فرمائی ہے کہ وہ آئندہ پیش آمدہ واقعات قبل از وقوع اپنے پیارے اور برگزیدہ انبیاء کو بتلایا کرتا ہے اور سوائے انبیاء کے ان واقعات کا علم کسی دوسرے کو عطا نہیں فرماتا۔ موجودہ زمانہ میں جو مصائب اور مشکلات مسلمانوں کو پیش آئیں۔ اور جو آفات اور بلائیں ان پر نازل ہوئیں اس قادر مطلق نے اپنے انبیاء کو ان سے بھی بے خبر نہیں رکھا بلکہ اس زمانہ کے برگزیدہ کے علاوہ آج سے چودہ سو سال قبل عرب کے ریگستانوں سے پیدا ہونے والے نبی فداہ ابی وامی کو بھی اس نے خبر دے رکھی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ رویا جو اخبار الفضل مجریہ ۴/۹ میں شائع ہو چکا ہے جہاں وہ جماعت احمدیہ کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو دیکھنے پر ہمیں اور بھی مسرت محسوس ہوتی ہے کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل اس زمانہ میں ان واقعات کے رونما ہونے کی جس طرح اطلاع دی تھی وہ عین اس کے مطابق ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اور جہاں وہ اپنے ظاہر ہونے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ وہاں وہ مسیح موعود علیہ السلام کے مصدق بن کر آپ کی صداقت کو بھی دنیا پر روشن فرما رہے ہیں۔

نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ جب دجال دوسرے کام کر چکے گا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا۔ اور وہ اسے باب لُد کے پاس قتل کر دے گا۔ اور پھر عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسی قوم کے پاس آئے گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھا ہوگا اور وہ ان کے درجات وغیرہ کا ان سے ذکر کر رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ خبر دے گا۔ کہ بعض ایسے مفسد لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ اکثر کے لئے ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ اسلئے میرے بندوں کے ساتھ مل کر دعا کر“

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے فتنہ سے بچنے کا صرف اور صرف ایک ہی ذریعہ دعا بتلائی ہے۔ آج جب ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو دیکھتے ہیں کہ حضور بار بار ان فتنوں سے بچنے کے لئے دعا پر زور دینے کا ارشاد فرماتے ہیں تو حضور کی ہدایت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بن رہے ہیں

پھر اس حدیث میں درج ہے کہ یہ فتنہ اس قدر بڑھ جائے گا کہ فیقولون لقد قتلنا من فی الارض فھلم فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابھم الی السماء۔ کہ وہ کہیں گے کہ ہم نے اہل زمین تمام کے تمام کو قتل کر ڈالا آؤ اب ہم اہل سماء کو قتل کریں اور وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلانا شروع کر دیں گے“۔

اہل زمین کا آسمان والوں سے لڑنیکا یہی مطلب معلوم ہوتا ہے کہ لجدازیں وہ ایسے لوگوں سے مقابلہ کرنیکا ارادہ کریں گے جو ظاہری لحاظ سے اپنے پاس کوئی زمینی اسباب نہ رکھتے ہونگے۔ بلکہ ان کے پاس صرف اور صرف ایک ہی ہتھیار ان کے مقابلہ کے لئے ہوگا۔ اور وہ آسمانی ہتھیار ہوگا۔ اور وہ وہی ہے۔ جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ یعنی دات کے تیر۔ نصف شب کی دعائیں۔ اور یہ لوگ جنکا اوپر ذکر ہے وہ جماعت احمدیہ ہی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمین کو کیا کریں
آسمان کے رہنے والوں کو زمین سے کیا نقار

پس آج کا فتنہ اور موجودہ حالت بھی اسکی تصدیق کر رہی ہے کہ اب آخری جگہ جو دشمن کے حملہ کا مقصود اور منتہیٰ تھی وہ جماعت احمدیہ کا مرکز یعنی قادیان ہی تھا۔

پھر لکھا ہے کہ جب وہ یہ ارادہ کر کے تیر پھینکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو سرخ رنگ کر کے انپر واپس کر دیگا گویا انکی تدبیر نا کام کر دیگا اور وہ خائب و خاسر ہونگے اور یہ اس حالت میں ہوگا کہ ”یحصر نبی اللّٰہ واصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدھم خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم“ اور یہ محاصرہ ظاہر باہر ہے۔ قادیان کے بسنے والے باقی دنیا سے ہر طرح کٹ چکے ہیں۔ نہ ڈاک نہ تار نہ ٹیلیفون بلکہ ہر طرح سے محصور ہو چکے ہیں۔ لیکن اس تکلیف کا حل اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ ”فیرغب نبی اللّٰہ عیسیٰ واصحابہ“ کہ وہ اللہ کا نبی عیسیٰ اور اس کے صحابہ دعا کریں گے اور ان دعاؤں کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اسکے متعلق لکھا ہے کہ فیرسل اللّٰہ علیہم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسیٰ کموت نفس واحدۃ پس وہ نبی اللہ اور اسکے صحابہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں یکدم الٰہی عذاب میں گرفتار ہو کر تباہ و برباد ہونگے۔ (مسلم۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ کتاب الفتن)

پس اے خدا کے مرسل کی جماعت اگرچہ موجودہ فتنہ و فساد اللہ تعالیٰ کی بتلائی ہوئی خبروں کے مطابق انجام پذیر ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رویا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے انجام والے الفاظ کا ایک ہی ہونا یعنی فیصبحون فرسیٰ کموت نفس واحدۃ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ الٰہی عذاب فتنہ و فساد پھیلانے والوں پر ضرور آ کر رہے گا۔ لیکن آپ کو بھی بار بار اپنے فرض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پس دعائیں کرو اور دعائیں کرو کہ تا جلد از جلد وہ فیصلہ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما چکا ہے اس کا ظہور ہو۔ آمین

ہمارا فرض

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

”ہمارا فرض ہے کہ ہم سلسلے کی عظمت اور اس کی مشکلات کے ازالہ کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے چلے جائیں اور اس سے کہیں کہ اے خدا اس کمزوری میں تو نے ہی ہمیں پیدا کیا ہے۔ ہم بیشک کمزور ہیں ناتواں ہیں ناطاقت اور خطا کار ہیں لیکن ہم تیرے بندے ہیں۔ تیرا حق ہے کہ جو چاہے ہم سے سلوک کرے۔ مگر تیرے بندے جو قانون کو توڑ رہے ہیں ہم پر ظلم کر رہے ہیں۔ ان کا حق نہیں کہ وہ ہمیں اپنے ستم کا نشانہ بنائیں۔ ہم پر جس رنگ میں مظالم ہو رہے ہیں۔ تو انہیں جانتا ہے۔ بعض جگہ جواب دینے سے تو نے روک رکھا ہے۔ اور بعض جگہ بے طاقت بنا دیا ہے۔ ایسی حالت میں سوائے اس کے ہم کیا کر سکتے ہیں۔ کہ تیرے حضور التجا کریں۔ کہ ہم پر مظالم کرنے والے۔ اور سلسلہ احمدیہ کو دنیا کی نگاہوں میں ذلیل اور حقیر کرنے والے خواہ حکام کے زمرہ میں شامل ہیں خواہ رعایا میں۔ تو خود انکا ہاتھ پکڑ اور ہمیں ان کے شر سے بچا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء مطبوعہ الفضل ۷ مارچ ۱۹۳۶ء)

ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کے اہم فیصلے

جبری تبدیلی مذہب اور عورتوں کے اغوا کی وارداتوں کی سختی سے تحقیقات کی جائے گی۔ جائدادوں پر ناجائز قبضہ تسلیم نہیں ہوگا۔

(لاہور ۳ ستمبر۔ آج صبح ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کی جو مشترکہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں مشرقی اور مغربی پنجاب میں امن قائم کرنے اور پناہ گزینوں کو ایک صوبہ سے دوسرے صوبے میں لے جانے اور بسانے کے سوالوں پر غور کیا گیا۔ دونوں حکومتوں کے نمائندوں نے اپنے چار دن کے فیصلوں کی روشنی میں اہم تجاویز منظور کیں۔ کانفرنس میں مندرجہ ذیل اصحاب شریک ہوئے:۔

پنڈت جواہر لال نہرو۔ مسٹر لیاقت علی خاں۔ مسٹر غضنفر علی خاں۔ سردار عبد الرب نشتر۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ سردار بلدیو سنگھ۔ سردار سورن سنگھ۔ ڈاکٹر گوپی چند۔ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ۔ سر فرانسس موڈی گورنر مغربی پنجاب سر چندو لال ترویدی گورنر مشرقی پنجاب۔

کانفرنس نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل فیصلے کئے:۔ (۱) جو لوگ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں جا کر بسنا چاہیں۔ ان کو پوری حفاظت کے ساتھ پہنچا دیا جائے۔ (۲) مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے لئے اور مغربی پنجاب میں غیر مسلموں کے لئے مختلف مقامات پر حفاظتی کیمپ کھولے جائیں۔ ان کیمپوں میں رہنے والے لوگوں کی خوراک اور دیگر ضروریات صوبائی حکومت مہیا کرے۔ ان کیمپوں کے انتظام میں سول اور فوجی حکام کے علاوہ غیر سرکاری مقرر کردہ افسر بھی حصہ لیں (۳) جن لوگوں نے ناجائز طور پر دوسروں کی زمینوں۔ مکانوں اور دیگر اشیاء پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان کا قبضہ کسی صورت میں بھی تسلیم نہ کیا جائے (۴) زراعتی زمینوں۔ مکانوں۔ کارخانوں۔ اور بیمہ کمپنیوں کی حفاظت کے لئے دونوں حکومتیں نگران مقرر کریں۔ (۵) فسادات کے سلسلے میں جن مذہبی عبادت گاہوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اور ان کی بے حرمتی کی گئی ہے انہیں حکومت کے خرچ پر دوبارہ تعمیر یا مرمت کیا جائے۔ (۶) جبری شادی۔ جبری تبدیلی مذہب اور عورتوں اور بچوں کو اغوا کرنے کے معاملات کی خاص طور پر تحقیقات کی جائے۔ دونوں حکومتیں ایسی واردات کا پتہ لگانے۔ اغوا شدہ عورتوں کو واپس لانے اور مجرمین کو سخت سزا دینے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (۷) جن سرکاری ملازمین پر حملہ آوروں کی مدد کرنے کا الزام ہو ان کی پوری تحقیقات کی جائے اور ان کے خلاف فوری کارروائی ہو۔

(۸) جھوٹی افواہوں کو روکنے کے لئے دونوں حکومتیں روزانہ بیان جاری کیا کریں۔ جن میں فسادات کے سلسلے میں صحیح اور سچی خبریں بتائی جائیں نیز یہ بھی بتایا جائے کہ کس قدر پناہ گزین ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں گئے ہیں۔

(۹) پاکستان کے جو سرکاری ملازمین ہندوستان میں اور ہندوستان کے جو ملازمین پاکستان میں مقیم ہوں انہیں اپنی ڈیوٹیوں پر پہنچانے کے لئے ہر ممکن سہولت دی جائے۔

(۱۰) جو اخبارات فسادات کی خبروں کو غیر ذمہ دارانہ طریق سے شائع کریں۔ اور فسادات کے متعلق نامناسب طریق سے رائے زنی کریں۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

(۱۱) دونوں حکومتیں اشتراک عمل اور تعاون کرنے کی غرض سے ایک دوسرے کو مکمل اطلاعات بہم پہنچاتی رہیں۔ وقتاً فوقتاً دونوں حکومتوں کے نمائندے آپس میں مشورہ بھی کرتے رہیں۔

مشرقی پنجاب کی حالت

شملہ ۴ ستمبر۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جن علاقوں میں فوج پہنچ رہی ہے وہاں پر اب پہلے سے کم وارداتیں ہو رہی ہیں۔ ضلع امرتسر میں فوج کو ایک مسلح جتھے سے مقابلہ کرنا پڑا۔ لدھیانہ کے قریب ایک گاؤں پر بھی حملہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

برطانیہ اور برما میں گفت و شنید

۴ ستمبر۔ لارڈ لسٹوول ان دنوں برما گورنمنٹ سے گفت و شنید کرنے کے لئے رنگون آئے ہوئے ہیں۔ برما کی وزارت کے ارکان آپ سے گفت و شنید کرنے میں مصروف ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس گفتگو کے نتیجہ میں یہ طے ہو جائے گا کہ مستقبل میں برطانیہ اور برما میں تعلقات کی نوعیت کیسی ہوگی۔

وزیر اعظم حیدرآباد دہلی میں

حیدرآباد ۴ ستمبر۔ ریاست حیدرآباد کے وزیر اعظم نواب صاحب چھتاری اور آئینی مشیر حیدرآباد سے دہلی روانہ ہو رہے ہیں۔ دونوں اصحاب حیدرآباد اور ہندوستان کے آئینی تعلقات کے متعلق حکومت ہند سے بات چیت کریں گے۔

یورپ کی اقتصادی بدحالی

۴ ستمبر۔ امریکہ کے قائم مقام سیکرٹری آف سٹیٹ نے ایک بیان میں کہا۔ یورپ کی اقتصادی حالت اتنی تیزی سے بگڑ رہی ہے کہ چند [illegible] کے اندر اندر ہی متحدہ امریکہ کو مدد دینی پڑے گی۔ آپ نے اعتراف کیا کہ یورپ کے ممالک کے متعلق مارشل سکیم میں جو اندازے پیش کئے گئے تھے وہ اب غلط ثابت ہو رہے ہیں۔

لاہور کے چھ مسلم اخبارات کا مطالبہ

لاہور ۴ ستمبر۔ لاہور کے چھ مسلمان روزانہ اخبارات کے ایڈیٹروں نے مسٹر محمد علی جناح اور مسٹر لیاقت علی خاں کو برقیہ ارسال کیا ہے جس میں انہوں نے یہ شکایت کی ہے کہ ڈیفنس کونسل کے فیصلوں پر پوری طرح عمل نہیں ہو رہا۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی حفاظت کرنے کے لئے بجائے غیر مسلم فوج بھیجنے کے مسلمان فوج بھیجی جائے۔ یہ تار ان اخبارات کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ پاکستان ٹائمز۔ ایسٹرن ٹائمز۔ نوائے وقت۔ احسان۔ شہباز۔ زمیندار

لدھیانہ کے مسلمانوں کی حالت

لدھیانہ ۴ ستمبر۔ لدھیانہ کے مسلمانوں کے ایک وفد نے پنڈت نہرو سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ شہر کے نوے ہزار مسلمان سمٹ کر چھ محلوں میں آ بسے ہیں۔ اور خوراک کی فراہمی کی مشکلات کی وجہ سے ان کی حالت بہت نازک ہے۔ وفد نے پنڈت نہرو سے درخواست کی کہ مسلمانوں کے لئے حفاظتی کیمپ کھولے جائیں۔ اور انہیں مغربی پنجاب میں پہنچانے کا اور راشن مہیا کرنے کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔ پنڈت نہرو نے ان مطالبات پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا۔ پنڈت نہرو آج شام کو دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔